سلسلہ عالیہ نقشبندیہ(آغاز و ارتقاء)۔۔۔ایک تحقیقی مطالعہ

The Chain of Naqashbandia: (Beginning and Evolution) A Research study

Muhammad Imran Khan *
Arman Khan **
Faheemuddin Shaikh ***

Abstract
The services of Islamic Sufis about the spiritual aspect of Islam extends around the entire world. The names of Islamic Sufi orders vary from place to place throughout the Islamic world. It was because that people started entitling the Sufi order in connection with the personality of the Sufi saint guiding people to the path of spirituality in that region. In fact, these diverse Sufi orders are the branches of four main Sufi orders. Since our topic of research is the beginning and evolution of Naqshbandi Sufi order, therefore we delimit our discussion mainly to the history and progress of the said Sufi order. Naqshbandiyah Sufi order is the oldest of all Sufi orders. It was known as "Siddiqiyah" from its beginning in the first century (A.H) to the time of Bayazeed Bistaami in the third century (A.H). From Hazrat Bistaami to Khawaja Abdul Khaliq in 6th Century(A.H), this very Sufi order was known "Taiforiyah". From the 6th century (A.H) to the time of Khawaja Bahauddin in 8th century(A.H), it came to know as "Khawjgaan". Since then, centuries have passed but the name of this Sufi order remains the "Naqshbandiyah" in connection with the personality of Khawaja Bahuddin Naqshband.
Keywords: Naqshbandiyah, Khawjgaan, Taiforiyah, Siddiqiyah

مقدمہ بحث:

جب بھی افراد معاشرہ کے قلوب علائق دنیاومادیت کے غلبے سے جہل وظلمت کی سیاہی سے داغدار ہو کر اپنے خالق ومالک کی پہچان و معرفت اور اس کے عائد کردہ فرائض سے گریزاں ہوئے ،توتب ذکر ومجاہدہ کے ذریعے تہذیب نفس اور فنائے قلبی کے اوصاف سے بہرہ مند کچھ اعلیٰ انسان مادیت ونفس پرستی سے زنگ آلود قلوب کی تطہیر کی جانب متوجہ ہوئے۔ان اہل دل حضرات نے دنیوی ظلمت کدہ اور نفس پرور ماحول سے منقطع ہو کر اپنے آستانے آباد کیے، جن میں داخل ہونے والے فرد کو نفس امارہ کے اندھیروں سے نکال کر نفس مطمئنہ کی راہ سے روشناس کروایا۔ شریعت اسلامی کے شعبہ تزکیہ واحسان یا تصوف وسلوک کے باب میں علمائے ربانی وصوفیائے کرام کی خدمات کا دائرہ پوری دنیا کے اطراف واکنار تک پھیلا ہوا ہے۔اسلامی دنیا کے مختلف بلاد وامصار میں سلاسل تصوف مختلف ناموں سے موسوم ہیں، یعنی کہ جس علاقے میں جس شخصیت نے لوگوں کی تصوف وسلوک کے ضمن میں رہنمائی فرمائی تو لوگوں نے محبت وعقیدت کے جذبات میں موجزن ہو کر اسی شخصیت سے سلسلے کا نام وتعارف معنون کر دیا۔ دراصل یہ بے شمار سلاسل روحانیہ درحقیت چار سلاسل تصوف قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، نقشبندیہ ہی کی شاخیں ہیں، چونکہ ہمارے مقالہ کا موضوع تحریر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا آغاز وارتقاہے تواس لیے ہم باقی سلاسل تصوف کی تاریخ

* Ph.D Scholor, Universityof Sindh Jamshoro.
** Lecturer, Shaheed Benazir Bhutto University, Nawabshah.
*** Lecturer, Shaheed Benazir Bhutto University, Nawabshah.

اختصار سے بیان کرتے ہوئے سلسلہ نقشبندیہ کی ابتداءاوراس کے ارتقائی مراحل کا تفصیل کے ساتھ تحقیقی جائزہ پیش کریں گے۔

سلسلہ چشتیہ:

سلاسل تصوف میں سلسلہ چشتیہ قدیم سلسلہ ہے۔اس سلسلہ کے بانی مبانی شیخ ابواسحاق شامیؒ (متوفی: 320ھ/940ء) ہیں،آپؒ کے مفصل حالات کسی تذکرہ میں نہیں ملتے ہیں۔ سلوک وطریقت میں آپؒ حضرت خواجہ علو دینوریؒ (متوفی: 298ھ/910ء)/سے بیعت ہیں، [1] حضرت دینوریؒ زہد وتقویٰ میں اپنے زمانے میں عدیم المثال تھے،آپ افراد معاشرہ سے میل جول کم رکھتے تھے اور اپنی خانقاہ کا دروازہ اکثراوقات بند رکھتے تھے، [2] حضرت خواجہ ابواسحاق شامیؒ جب بغداد میں قائم حضرت دینوریؒ کی خانقاہ میں پہنچے تو حضرت دینوریؒ نے ارشاد فرمایا کہ :

"آج سے لوگ تجھے ابواسحاق چشتی کہہ کر پکاریں گے اور چشت [3] اوراس کے نواح کے لوگ تجھ سے ہدایت پائیں گے اور ہر وہ شخص جو تیرے سلسلہ ارادت میں داخل ہوگا اس کو قیامت تک چشتی کہہ کر پکاریں گے" [4]

سلسلہ قادریہ:

سلسلہ عالیہ قادریہ کی نسبت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ (متوفی: 561ھ) سے ہے۔ آپؒ کی ولادت باسعادت گیلان یا جیلان میں 470ہجری/1092ء میں ہوئی۔آپؒ کا نسبی تعلق اہل بیت عظام سے ہے۔ہجری سن 488 میں جب محض آپؒ کی عمر مبارک 18سال تھی تو خلافت اسلامی کا دارالخلافہ بغداد تشریف لے آئے۔اور عالی ہمتی وبلند حوصلگی کے ساتھ ظاہری وباطنی علوم کی تکمیل فرمائی۔ [5]

علوم ظاہری میں اپنے وقت کے ائمہ فن ابوزکریا تبریزیؒ،ابوالوفاء،ابن عقیل، محمد بن الحسن الباقلانی سے تحصیل وتکمیل کی اور علوم باطنی یعنی سلوک وطریقت میں شیخ ابوالخیر حماد بن مسلم الدباسؒ (متوفی: 545ھ) اور قاضی ابوسعید مخرمیؒ (متوفی: 511ھ) سے اجازت وخرقہ حاصل کیا۔ [6] حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی عمر عزیز کے 33سال مسند درس وتدریس اور چالیس سال مسند ارشاد کو زینت بخشی۔561ھ میں90برس کی حیات مستعار میں آپؒ کا وصال ہو۔اور بغداد میں حضرت شیخ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ [7]

سلسلہ سہروردیہ:

سلسلہ سہروردیہ کے بانی شیخ ضیاء الدین ابونجیب عبدالقاہرؒ (متوفی: 563ھ) ہیں۔آپؒ کی ولادت 490ھ بمقام سہرورد [8] ہوئی۔علوم ظاہری کی تکمیل مدرسہ نظامیہ بغداد سے اپنے زمانے کے نامور علماء وائمہ فن سے کی، طریقت کی تعلیم امام احمد بن محمد الغزالیؒ (متوفی: 520ھ) سے حاصل کی، ظاہر وباطنی علوم کی تکمیلیت کے بعد اصلاح وارشاد اور روحانی فیوض وبرکات کی ترویج واشاعت کی طرف متوجہ ہوئے اور دریائے دجلہ کے کنارے ایک بڑی خانقاہ تعمیر کرائی، جہاں بیک وقت مسند درس وارشاد کا سلسلہ شروع کیا۔17 جمادی الاول 563ھ/1168ء میں آپؒ نے وفات فرمائی اور اپنی خانقاہ ہی میں آپ کی تدفین ہوئی۔ [9] طالبین معرفت وسلوک کے لیے آپؒ نے ایک بلند پایہ کتاب آداب المریدین تصنیف فرمائی جسے تصوف کے حلقوں میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔

سلسلہ سہروردیہ کے بانی تو اگرچہ حضرت خواجہ ابو نجیبؒ ہیں لیکن سلسلہ کی اشاعت وترویج اور شہرت آپؒ کے برادر زادہ شیخ عمر شہاب الدین سہروردیؒ (متوفی: 632ھ/1234ء) سے ہوئی۔ آپؒ کی ولادت 536ھ میں سہرورد میں ہوئی ظاہر اور باطنی علوم کی تکمیل اپنے عم محترم سے کی۔[10] تکمیل علوم کے بعد آپؒ اپنی زندگی کے لمحہ آخر تک بندگان خدا کی تربیت وتزکیہ اور تصنیف وتالیف میں مصروف رہے۔ تصنیف وتالیف کے سلسلے میں آپؒ کی معروف کتاب عوارف المعارف کا شمار علم تصوف کی بہترین کتابوں میں کیا جاتا ہے، جو تصوف کے حلقوں میں بطور نصاب مروج ہے۔ شخصی خدمات تزکیہ وتصوف میں آپؒ کے خلفاء ومریدین آپؒ کی عظمت وبزرگی کی دلیل ہیں۔

سلسلہ نقشبندیہ۔۔(آغاز و ارتقاء کے مراحل)

سلسلہ نقشبندیہ کے آغاز اور اس کا تسلسل کے ساتھ ہر عہد میں مرحلہ وار ارتقاء پیش خدمت ہے۔

سلسلہ صدیقیہ :

ہم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی پہلی صدی ہجری سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عنہ (متوفی: 13ھ) سے لے کر تیسری صدی ہجری حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی: 261ھ) تک سلسلہ نقشبندیہ سلسلہ صدیقیہ کے لقب سے پہچانا جاتا تھا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی نسبت کے بارے میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ (متوفی: 1032ھ/ 1642ء) فرماتے ہیں کہ :

"اور آپ کو معلوم ہے کہ اولیاء کے تمام سلسلوں کے درمیان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے" [11]

اول خلیفۃ المسلمین سیدنا صدیق اکبر سے لے کر شیخ المشائخ بایزیدؒ تک کے مشائخ سلسلہ صدیقیہ کے اسماء گرامی مع سن وصال ومقام مدفن کے ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

1.	حضرت ابو بکر صدیق	جمادی الثانی 13 ہجری	مدینہ منورہ
2.	حضرت سلمان فارسی	رجب المرجب 23 سن ہجری	مدائن
3.	سیدنا قاسم بن محمد بن ابو بکر	24 جمادی اول 101 ہجری	درمیان مکہ ومدینہ
4.	امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	16 رجب 148 ہجری	مدینہ منورہ
5.	حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	15 شعبان 261 ہجری	بسطام [12]

سلسلہ عالیہ طیفوریہ:

حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ سے لے کر چھٹی صدی ہجری حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ (متوفی:575ھ/1170ء) تک سلسلہ نقشبندیہ سلسلہ طیفوریہ کے نام سے موسوم اور جانا جاتا تھا۔[13] سلسلہ طیفوریہ سے منسوب مشائخ عظام کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

1.	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ	15 رمضان 425 ہجری	خرقان

(حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ کی ولادت کا سال حضرت بایزید بسطامیؒ کی رحلت سے تقریبا سو سال بعد کا ہے ،آپ کی تربیت و منازل

سلوک کی تکمیل حضرت بایزید بسطامی کی برزخیت وروحانیت سے انجام پائی تھی،(14) علم تصوف کے باب میں اخذ روحانیت کے اس عمل کو نسبت اویسی کہا جاتا ہے) (15)

2.	حضرت خواجہ ابو علی فارمدی	4ربیع اول 511 ھ	طوس
3.	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی	27رجب 535ھ	مرو
4.	خواجہ عبدالخالق غجدوانی	12ربیع الاول 575ھ	غجدوان، بخارا

سلسلہ عالیہ خواجگان:

چھٹی صدی ہجری خواجہ غجدوانیؒ سے لے کر آٹھویں صدی ہجری سیدنا بہاؤالدین نقشبندؒ (متوفی: 791ھجری/ 1388ء) تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سلسلہ خواجگان کے نام و پہچان سے جانا جاتا تھا، (16) سلسلہ خواجگان کے سات مشائخ عظام آج بھی ہفت خواجگان نقشبند کے نام سے جانے جاتے ہیں، سلسلہ خواجگان کی ترتیب و تنظیم اور طریقہ نقشبند کے جن آٹھ بنیادی اصولوں پر اس سلسلہ کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ خواجہ غجدوانیؒ کے مقرر کردہ ہیں،(17) آپؒ کے مقرر کردہ قواعد و اصول سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیاد بنے۔ سلسلہ خواجگان کے مشائخ عظام کے اسمائے گرامی تاریخ وصال اور علاقہ کے نام کے ساتھ ذیل میں پیش خدمت ہیں:

1.	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی	12ربیع الاول 575ھ	غجدوان، بخارا
2.	حضرت خواجہ عارف ریوگری	یکم شوال 616 ھ	قصبہ ریوگر
3.	خواجہ محمود انجیر فغنوی	17ربیع الاول 715ھ	انجیر فغنہ
4.	حضرت خواجہ عزیز علی رامتینی	27رمضان 721 ھ	خوارزم
5.	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی	10جمادی الآخر 755ھ	سماس
6.	حضرت خواجہ سید امیر کلال	15جمادی الآخر 772ھ	سوخاریہ
7.	حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	ربیع الاول 791ھ	قصر عارفاں

سلسلہ خواجگان کے بانی مبانی حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے احوال حیات کا مختصر تعارف ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

احوال حیات: حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ

ولادت:

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کے والد کا نام عبدالجمیل ہے اور امام مالکؒ (متوفی: 189ھ) سے نسبی تعلق کی وجہ سے امام عبدالجمیل کے نام سے مشہور و معروف تھے۔ حوادث زمانہ کے زیر اثر بلاد روم، ترکی، سے ہجرت فرما کر دیار ماوراء نہر کے علاقے بخارا کے قریب واقع قصبہ غجدوان میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔(18) منقول ہے کہ خواجہ خضر علیہ السلام کی بشارت کے بعد آپ کے یہاں ایک فرزند کی ولادت

ہوئی جس کا اسم گرامی عبدالخالق رکھا گیا۔[19] قصبہ غجدوان کی نسبت سے وہ فرزند عبدالخالق غجدوانی کے نام سے مشہور ہوا، حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی تاریخ ولادت کا ذکر کسی تذکرہ نگار نے نہیں کیا ہے۔

تعلیم و تربیت:

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ نے علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل اسلامی علوم و فنون کا مرکز بخارا میں کی، آپ کے شیوخ واساتذہ میں شیخ صدرالدین کا اسم گرامی آپؒ کی حیات کے تذکروں میں پایا جاتا ہے۔[20]

حضرت خواجہؒ کے علومِ معرفت و حقیقت میں گہرائی اور گیرائی کا آئینہ دار ہے تو دوسری طرف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ابتداء کا موجب ہیں، آپؒ میں تحصیل علم کے دوران ہی راہ خدو ذوقِ روحانی کی طلب پیدا ہو گئی تھی، سلوک و طریقت میں آپؒ کی اول بیعت خواجہ خضر علیہ السلام سے ہوئی جس کا مفصل بیان بدرالدین سرہندی کی مایہ ناز تالیف "حضرات القدس" میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

" ایک دفعہ جمعے کے روز آپ اپنے باغ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بزرگ آئے، حضرت خواجہ ان کی تعظیم و تکریم بجالائے ۔انہوں نے فرمایا کہ اے جوان میں تجھ میں بزرگی کے آثار پاتا ہوں کیا تم نے کسی پیر کے ہاتھ پر شرف بیعت کی سعادت حاصل کی ہے؟آپ نے عرض کی نہیں، ایک مدت سے اسی تلاش میں ہوں۔انہوں نے فرمایا میاں میں خضر ہوں اور تم کو اپنی فرزندی میں میں نے قبول کیا ہے۔ ایک سبق بتاتا ہوں اس کے پابند ہو جاؤ کہ تم پر اسرار کھل جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ حوض میں اترو اور پانی میں غوطہ لگاؤ اور دل سے کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پس حضرت خواجہ غجدوانی نے اسی طرح کیا اور ان کی تعلیم کے مطابق اس ذکر میں دن رات مشغول ہو گئے، جس پر آپؒ بہت سارے سارا اسرار کا اظہار ہونے لگا" [21]

اس نسبت کے حصول کے بعد آپ بخارا کی جانب عازم سفر ہوئے، جہاں آپؒ شیخ یوسف ہمدانی (متوفی: 536ھ/1141ء) تاثیر صحبت سے مستفیض ہوئے[22] حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ سے آپ نے تکمیلِ سلوک کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔[23] آپؒ نے 12 ربیع الاول 575ھ/1170ء میں وصال فرمایا اور بخارا کے مضافات میں قصبہ غجدوان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مدفن مہبط انوار ہے،[24]

خلفاء کرام:

حضرت خواجہؒ کے خلفاء عظام شار کی تعداد میں ہے، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(1)۔ خواجہ اولیا کبیرؒ (متوفی: 627 ھجری) آپؒ حضرت خواجہ کے فرزندار جمند بھی ہیں۔

(2)۔ حضرت خواجہ محمد صدیق (متوفی: 657ھ)

(3) ۔ حضرت خواجہ سلیمان کرمانی (متوفی: 658ھ)

(4) ۔ حضرت خواجہ عارف ریوگری (متوفی: 616ھ)۔[25]

اصطلاحات نقشبندیہ:

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ نے سالک ین تصوف اور راہ محبت و معرفت کے حصول میں سر گرداں افراد کی تعلیم و تربیت کے لیے جو 8 اصطلاحات وضع فرمائیں جو ہمیشہ کے لیے طریقہ نقشبندیہ میں وصولی الی اللہ کی بنیاد بن گئیں، وہ یہ ہیں۔

۱۔ ہوش دردم ۲۔ نظر بر قدم ۳۔ سفر در وطن ۴۔ خلوت در انجمن

۵۔ یاد کر ۶۔ باز گشت ۷۔ نگہداشت ۸۔ یادداشت (26)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ:

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اپنے آغاز میں صدیقیہ اور پھر ارتقاء کے مراحل طے کرتا ہوا، طیفوریہ، خواجگان سے حضرت سیدنا بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۷۹۱ ھجری) کے روحانی اوصاف و کمالات کی بناپر تمام ممالک اسلامیہ میں یہ سلسلہ تصوف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے نام سے اطراف واکنار معروف و مشہور ہو گیا۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی نسبت روحانی کو خدالم یزل کی بارگاہ میں اس درجہ سند قبولیت سے نوازا گیا کہ صدیاں بیت گئی ہیں لیکن آپ رحمۃاللہ علیہ کی نسبت نقشبند کا شہرہ و قبولیت روزاول کی طرح قائم ودائم ہے۔اور بندگان خدا اس نسبت کے فیض وانوار سے اپنے قلوب کے جام بھر رہے ہیں۔چونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبندؒ کی شخصیت سے منسوب ہے۔اس لئے آپؒ کے فضائل و مناقب کا تذکرہ امر ضروری ہے۔تاکہ سلسلہ عالیہ کے احوال وتعلیمات سے آگہی حاصل کی جاسکے۔کیونکہ شخصیت کی حیات مستعار کے شب وروز کا تعارف در حقیقت اس کی تعلیمات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

احوال زندگی: حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃاللہ علیہ

ولادت:

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی ولادت 4 محرم 721 ھ میں قصر عارفاں (بخارا سے کچھ فاصلے پر واقع ایک قصبہ ہے) میں ہوئی، (27) آپؒ کی پیدائش سے تقریباً چار سو سال پیشتر حکیم ترمذیؒ نے آپ کی ولادت کی خبر کچھ اس طرح اپنے اس شعر کلام میں دی تھی کہ:

"بعد از چہار صد سال مجذوبے در بخارا تولد کنند
کے چہار دانگ ولایت را ازنصیبے باشد"

چار سو سال بعد بخارا میں ایک مجذوب پیدا ہوگا، تمام عالم میں اس کی ولایت کا حصہ ہوگا)۔(28)

نام ونسب:

آپؒ کا اسم مبارک محمد بن محمد البخاری اور کنیت بہاؤالدین ہے، لیکن جس نسبت سے آپؒ کا شہرہ ہوا وہ مشہور عالم لقب نقشبند ہے، نسبی تعلق کے اعتبار سے آپؒ معزز و مکرم سادات عظام سے ہیں۔(29)

بیعت وتربیت:

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند نے سفر سلوک کی ابتداء حضرت سید شمس الدین امیر کلال(متوفی: 772ھ) کے بابرکت ہاتھ پر بیعت سے کی، (30) آپؒ کی ظاہری تربیت و تکمیل سلوک حضرت امیر کلالؒ سے منسوب ہے، لیکن درحقیقت آپ کی باطنی تربیت میں اویسی فیض کو دخل حاصل ہے، آپ کی نسبت باطنی کے اخذ و تربیت کی تکمیل حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کی برزخیت و روحانیت سے ہوئی، اس کشفی کیفیت کا احوال مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ (متوفی:898ھ/1492ء) تحریر کرتے ہیں کہ:

" (خواجہ عبدالخالقؒ نے) اس وقت سلوک کی وہ باتیں جو کہ شروع اور وسط اور آخر سے تعلق رکھتی ہیں مجھ سے بیان فرمائیں۔اور کہا وہ چراغ کہ تم کو اس کیفیت پر دکھائے گئے اس بات کا اشارہ اور مژدہ ہیں کہ تم کو اس راہ پر چلنے کی استعداد وہ قابلیت ہے لیکن استعداد کے فتیلہ کو حرکت دینی چاہیے کہ روشن ہو جائیں اور اسرار کا ظہور ہو جائے۔یہ فرمایا اور اس میں مبالغہ کیا کہ ہر حال میں اپنا قدم امر و نہی، عمل، عزیمت اور سنت پر رکھنا۔فتنوں اور بدعتوں سے دور رہنا، ہمیشہ حدیث مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا بنانا اور اخبار رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا متلاشی رہنا" (31)

اس کے علاوہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ نے تین اور مشائخ عظام کی تاثیر صحبت سے استفادہ کیا، جن میں حضرت مولانا عارف دیک کرانی ؒ(خلیفہ خواجہ سید امیر کلالؒ) کی تاثیر صحبت سے 7سال تک مستفیض ہوے۔(32) پھر حضرت خواجہ شیخ قثمؒ جن کا تعلق مشائخ ترک میں سے تھا، ان کی خدمت میں آپؒ نے تین ماہ قیام کیا اور اجازت حاصل فرمائی۔(33) اس کے بعد حضرت حکیم خلیل اتا جو ماوراءالنہر کے بادشاہ بھی تھے، ان سے حضرت خواجہ نے بارہ سال استفادہ کیا اور آپ کی صحبت کے اثر سے بہت ہی عجیب وغریب حالات کا مشاہدہ کیا۔(34)

حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخیؒ (متوفی: 851ھ) اپنے رسالہ انسیہ میں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی نسبت کے متعلق اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ کو چار نسبتیں حاصل تھیں، جن نسبتوں کی وجہ سے آپ اور آپ کے سلسلہ کو نمک مشائخ کہا گیا ہے۔پہلی نسبت حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ہے۔ دوسری نسبت حضرت شیخ جنید بغدادیؒ (متوفی: 910ء/297ھ) سے ہے۔ تیسری سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے حضرت علی کرم اللہ وجہ تک۔اور چوتھی نسبت سیدنا امام جعفر صادقؒ سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تک ہے۔کے ان چار نسبتوں کی بناپر حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو نمک مشائخ کہا جاتا ہے۔(35)

نقشبند کی وجہ تسمیہ:

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ پہلے شخص ہیں کہ جن کے نام کے ساتھ لفظ نقشبند کا لاحقہ استعمال کیا گیا، آپ کے لئے اس لفظ کے استعمال کو اللہ تعالی نے قبولیت عامہ بخشی اور یہ سلسلہ نقشبند کے نام نامی سے معروف و مشہور ہو گیا۔لفظ نقشبند کے لغوی معنی و مفہوم اور وجہ تسمیہ میں اکابر صوفیہ عظامؒ سے منسوب بہت سے اقوال ملتے ہیں، جو درحقیقت مفہوم کے اعتبار سے ایک ہی اصل و حقیقت کا مختلف پہلوؤں سے بیان و اظہار ہے، کہ قلب انسانی میں اللہ کریم کا پاک نام اس طرح نقش ہو جائے کہ پھر کسی حوادث یا آفات سے مٹ نہ سکے۔ محمد ہاشم

کشمیؒ(متوفی:1054ہجری) رقمطراز ہیں کہ:

"آپ کا یہ نقشبندی لقب از جانب غیب اور آسمانی تھا، اور اس سلسلہ سے منسوب بزرگوں نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ آپؒ جب کسی طالب کو ذکر قلبی کی تعلیم فرماتے تو اس کے قلب پر اللہ کا نقش بٹھا دیتے تھے۔اور یہ اس درجہ قوی ہوتا کہ عوارض قلیلہ سے زائل نہ ہوتا۔اور دوسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے ابتدا ہی میں مرید کے قلب کے آئینہ پر اپنی کامل اور مکمل توجہ سے نقوش کونیہ کی راہ بند فرما دیا کرتے تھے ،اور اس طرح صورتوں کا نقش ذکر قلبی میں مخل نہ ہوا کرتا تھا" (36)

حضرت خواجہ کشمیؒ کی اس دلیل کی توثیق وتائید فن لغت کی کتب سے بھی ہوتی ہے کہ لفظ نقشبند کے اپنے لفظی معنی نقاش اور مصور کے ہیں،(37) حضرت علامہ بدر الدین سرہندیؒ ایک واقعہ لفظ نقشبند کی اصطلاح کے آغاز وابتداء کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک بار حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند ہرات افغانستان حضرت مولانا زین الدین(متوفی: 838ہجری/ 1434ء)سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ تین دن کی صحبت کے بعد ایک دن بعد از نماز فجر حضرت مولانا زین الدین نے حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبند سے استدعا کی کہ:

برائے ماہم اے نقشبند

اے خواجہ ہمارا نقش بھی باندھ دیں

تو حضرت خواجہ نے انکسار وتواضع سے فرمایا کہ:

آمدیم تا نقش بریم

کہ ہم خود نقش بننے کے لیے آئے ہیں۔

اس گفتگو کے بعد سے حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبند کے نام سے معروف ہوگئے" (38)

طریقہ نقشبندیہ کا اجراء:

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ عروۃالوثقی ہے۔اور اس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت ہے،اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار کی اقتداء کرنا ہے۔(39)

ذکر خفی:

ذکر خفی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خصوصیت و طرہ امتیازہ ہے۔ مشائخ خواجگان میں ذکر جہر کا رواج و معمول تھا۔ حضرت سید امیر کلالؒ بھی جہری ذکر پر مداوت فرماتے تھے۔ حضرت سید بہاؤالدین نقشبندؒ حضرت امیر کلالؒ کی مجلس ذکر میں حاضر ہوتے تو جب ذکر جہری شروع ہوتا تو آپؒ مجلس ذکر سے علیحدہ ہو جاتے۔ آپ ہمیشہ ذکر خفی پر عمل پیرا رہتے تھے۔ذکر خفی کی نسبت آپ کو خواجہ عبدالخالقؒ کی روح پر فتوح سے بطریق سلسلہ اویسی حاصل ہوئی تھی۔(40)

ذکر خفی کی حقیقت واصل کے ضمن میں حضرت خواجہ نقشبندؒ رہنمائی فرماتے ہیں کہ :

"میں ایک مدت دقیق النظر دانشمندوں کی صحبت میں رہا۔انہوں نے باوجود کمال محبت مجھے نہیں پہچانا۔کیونکہ جب بندہ مقام بے صفتی پر پہنچتا ہے تو اس کی شناخت مشکل ہو جاتی ہے،خاص طور پر رسم کے لئے۔اور ذکر خفی کی حقیقت وقوف قلبی سے میسر ہوتی ہے(وقوف قلبی میں مشغول رہنے والا)ایسے مقام و مرتبے پر پہنچ جاتا ہے کہ (اس کا)دل بھی نہیں جانتا کہ وہ ذکر میں مشغول ہے۔کبراء کا قول ہے اذا علم القلب انه ذاکرفاعلم انه غافل ۔حقائق التفسیر میں اس آیت "واذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفه"کے بارے میں آیا ہے : قال الحسن علیه لا یظهر ذکرک لنفسک فتطلب به عوضا و افضل الذکر مالا یشرف علیه الا الحق" بعض کبراء نے کہا: ذکر اللسان هذیان و ذکر القلب وسوسه" اور یہ من تہیوں(محبت و معرفت کی انتہا کو پہنچے ہوئے)کے مقام و منزل کے بارے میں ہے"[41]

اصطلحات نقشبندیہ:

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کے آٹھ کلمات میں حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبندؒ نے تین کلمات کا ان میں اضافہ فرمایا۔آپؒ کی وضع کردہ اصطلاحات یہ ہیں۔

(1)۔وقوف زمانی

یعنی سالک راہ طریقت و محبت کو ہر وقت اپنے احوال سے آگہی حاصل رہے۔

(2)۔ وقوف عددی

راہ سلوک کے راہی کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ وہ ذکر کرتے وقت طاق عدد کی رعایت ملحوظ خاطر رکھیں۔

(3)۔ وقوف قلبی

راہ سلوک میں چلنے والے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بائیں پستان سے دو انگلی نیچے مائل بہ پہلو اللہ تعالی کی یاد کا دھیان رکھے۔[42]

وصال مبارک:

امام طریقت حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ نے اس جہان رنگ و بو سے ربیع الاول 791ھ میں انتقال فرمایا۔اوصال کے وقت آپؒ کا سن مبارک 73 سال تھا۔مزار شریف قصر عارفان، بخارا میں مرجع خلائق ہے۔[43]

حاصل بحث:

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ تمام سلاسل روحانی میں سب سے قدیم سلسلہ ہے، اگر ہم تاریخ کے تناظر میں اس کی ابتداء و آغاز کا جائزہ لیں تو یہ سلسلہ اپنے آغاز میں پہلی صدی ہجری سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (متوفی: 13ھ) سے لے کر تیسری صدی ہجری طیفور بن عیسیٰ ابو یزید بسطامیؒ (متوفی: 261ھ) تک سلسلہ نقشبندیہ سلسلہ صدیقیہ کے لقب سے پہچانا جاتا تھا۔حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر چھٹی صدی ہجری حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ (متوفی: 575ھ) تک سلسلہ نقشبندیہ سلسلہ طیفوریہ کے نام سے موسوم اور جانا جاتا تھا۔ چھٹی صدی ہجری حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ سے لے کر آٹھویں صدی ہجری حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ (متوفی: 791ھ) تک

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سلسلہ خواجگان کے نام سے معروف ومشہور رہا۔ حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ کی نسبت نقشبند بارگاہ خدالم یزل میں اس درجہ سند قبولیت سے نوازا گیا، کہ یہ سلسلہ اس نام سے معروف ومشہور ہو گیا صدیاں بیت گئی ہیں لیکن آپؒ کی نسبت نقشبند کا شہرہ وقبولیت روزاول کی طرح قائم ودائم ہے۔

حوالہ جات:

1. جامی، مولاناعبدالرحمنؒ، نفحات الانس،(اردو ترجمہ: سید احمد علی چشتی) ،(لاہور: ادارہ پیغام القران،2002ء) ،ص358
2. عطار فریدالدینؒ(متوفی: 1121ء) تذکرۃالاولیاء(الفاروق بک فاؤنڈیشن،لاہور،1997ء) ص364
3. نظامی، خلیق احمد، تاریخ مشائخ چشت(مشتاق بک کارنر،لاہور، س ن)ص159
4. نظامی، تاریخ مشائخ چشت، ص161
5. دہلوی، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ(متوفی1642ء) اخبارالاخیار،(اردو ترجمہ، مولانا اقبال الدین احمد) (دارالاشاعت، کراچی، 1997ء) ص27
6. ندوی، سیدابوالحسن علیؒ، تاریخ دعوت وعزیمت(مجلس نشریات اسلام، کراچی، س ن) ج1، ص198
7. دہلوی، اخبارالاخیار، ص27
8. سہروردایک قصبہ کانام ہے جو عراق وعجم کے پہاڑی علاقہ میں ایک ایسی سڑک پر واقع ہے جو ہمدان سے زنجان کی طرف جاتی ہے۔
9. ابوالنجیب،، شیخ ضیاءالدین سہروردیؒ، آداب المریدین(اردو ترجمہ: محمد عبدالباسط) ،(تصوف فاؤنڈیشن،لاہور،1998ء) ص9
10. افغانستان کے صوبہ ہرات کا ایک گاؤں۔
11. مجدد، شیخ احمد فاوقی، مجدد الف ثانیؒ، مکتوبات امام ربانی، (اردو ترجمہ: محمد سعید نقشبندی) ،(کراچی: مدینہ پبلشنگ کمپنی، 1971ء) دفتر اول، مکتوب نمبر، 251
12. مجددی، محمد یوسف، جواہر نقشبندیہ،(مکتبہ انوار مجددیہ، فیصل آباد،1990ء) ص57
13. مجددی، جواہر نقشبندیہ، ص57
14. حکیم، سیدامین الدین احمد، صوفیہ نقشبند،(لاہور: مقبول اکیڈمی،1973ء) ،ص102
15. شاہ، ولی اللہ محدث دہلویؒ ، ہمعات،(اردو ترجمہ: پروفیسر محمد سرور) ،(دہلی: شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ،2015ء) ص86
16. للہی، پروفیسر محمد عبدالرسول، تاریخ مشائخ نقشبند،(لاہور: مکتبہ زاویہ،2007ء) ص28
17. الکاشفی، شیخ حسین بن علیؒ، رشحات فی عین الحیات،(بیروت: دارالکتب العلمیہ،2008ء) ص55
18. سرہندی، علامہ بدالدینؒ، حضرات القدس،(اردو ترجمہ: محمد اشرف نقشبندی) ،(سیالکوٹ: متبہ نعمانیہ،1401ھ) دفتر اول، ص118
19. سرہندی، حضرات القدس، دفتر اول، ص118
20. للہی، تاریخ مشائخ نقشبند، ص206
21. سرہندی، حضرات القدس، دفتر اول، ص119،118

22. شاہ،مولاناسیدزوار حسینؒ،عمدۃالسلوک،(کراچی: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز،2018ء) حصہ دوم ص409
23. جامی،نفحات الانس،ص409
24. مجددی،جواہر نقشبندیہ،ص175
25. مجددی،جواہر نقشبندیہ،ص175
26. الکاشفی، رشحات فی عین الحیات،،ص55
27. سرہندی،حضرات القدس،دفتر اول،ص163
28. کشمی،خواجہ محمد ہاشمؒ ،نسمات القدس،(اردو ترجمہ: سید محبوب الحسن واسطی) ،(حیدر آباد: المصطفیٰ پبلی کیشنز،1436ھ) ص40
29. شاہ ،مولاناسیدزوار حسینؒ،حضرت مجدد الف ثانیؒ(کراچی: ادارہ مجددیہ،1975ء) ،ص122
30. سرہندی،حضرات القدس،دفتر اول،ص413،412
31. جامی،نفحات الانس،ص415،414
32. مجددی،جواہر نقشبندیہ،ص200
33. مجددی،جواہر نقشبندیہ،ص202
34. رانجھا،محمد نذیر،حضرات کرام نقشبند،(میانوالی: خانقاہ سراجیہ،س ن) ص235
35. چرخی،مولانایعقوبؒ، رسالہ انسیہ،(اردو ترجمہ: محمد نذیر رانجھا) ،(میانوالی: خانقاہ سراجیہ،2009ء) ص117
36. کشمی،نسمات القدس،ص26،25
37. مولوی،فیروزالدین،فیروز اللغات جامع(لاہور،فیروز سنز،) ص1370
38. سرہندی،حضرات القدس، دفتر اول،ص166،165
39. للّہی،تاریخ مشائخ نقشبند،ص263
40. چرخی،رسالہ انسیہ،ص130
41. سرہندی،حضرات القدس،دفتر اول،ص201
42. شاہ،ولی اللہ محدث دہلویؒ،القول الجمیل فی بیان سواالسبیل،،(اردو ترجمہ: خرم علی) ،(لاہور: مکتبہ رحمانیہ،س ن) ص110
43. سرہندی،حضرات القدس،دفتر اول،ص201